

1 ایس سی آر

سپریم کورٹ رپورٹس

991

10 اپریل 1962

از عدالت الاعظمیٰ

میسرز چھوٹا بھائی جیتھا بھائی پٹیل اینڈ کو۔

بنام

ریاست اتر پردیش

(ایس۔ کے۔ داس، جے۔ ایل۔ پور، اے۔ کے۔ سرکار، کے۔ ساراؤ، ایم۔ ہدایت اللہ، این۔ راجا گوپالا آئیگر اور جے۔ آر۔ مہولکر، جسٹسز)

سیلز ٹیکس۔ ہاتھ سے بنائی گئی بیڑی کو مستثنیٰ قرار دینے والا حکومت کا نوٹیفکیشن۔  
 تشخیصی آرڈر کی قانونی حیثیت۔ اتر پردیش سیلز ٹیکس ایکٹ، 1948 (یو پی XV آف 1948)  
 دفعہ 4(1)(بی)۔

درخواست گزار فرم اتر پردیش سیلز ٹیکس ایکٹ 1943 کے تحت بیڑی میں رجسٹرڈ ڈیلر تھی۔ سیلز ٹیکس آفیسر نے یکم اپریل 1958 سے 30 جون 1958 تک کی سہ ماہی کے لیے اسے عارضی طور پر سیلز ٹیکس میں تبدیل کیا۔ درخواست گزار نے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت ہائی کورٹ سے رجوع کیا لیکن درخواست مسترد کر دی گئی۔ اس نے خصوصی اجازت کے ذریعے اس عدالت میں اپیل کی اور آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت درخواست دائر کی۔ اس کا مقدمہ یہ تھا کہ 14 دسمبر 1957 کو ایکٹ کی دفعہ 4(1)(بی) کے تحت جاری کردہ نوٹیفکیشن کے ذریعے ہاتھ سے بنائی گئی بیڑی کو سیلز ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا گیا تھا اور سیلز ٹیکس افسر کی جانب سے کی گئی تشخیص کا حکم اسی کی غلط تعمیر پر مبنی تھا۔ نوٹیفکیشن میں کہا گیا ہے کہ مذکورہ ایکٹ کے تحت 14 دسمبر 1957 سے ڈیلرز کی جانب سے مندرجہ ذیل قسم کی اشیاء کے حوالے سے کوئی ٹیکس ادا نہیں کیا جائے گا بشرطیکہ 13 دسمبر 1957 کو کاروبار بند ہونے کے بعد سے اس پر عائد اضافی سینٹرل ایکسائز ڈیوٹی ادا کی گئی

ہو۔ سکریٹ، بیڑی تمباکو کسی بھی شکل میں x x x x -

منعقد کیا گیا، (بھاراؤ، جسٹس، اختلاف کرتے ہوئے) کہ اجماعی بمقابلہ ریاست یوپی میں اس عدالت کے اکثریتی فیصلے میں دی گئی وجوہات کی بناء پر رٹ پٹیشن کو ناکام ہونا چاہیے۔

اجمعی بمقابلہ ریاست یوپی، 1959 کے ڈبلیو پی نمبر 79 کا اطلاق ہوا۔

نوٹیفیکیشن کے تحت استثنیٰ، مناسب طور پر سمجھا گیا، مشروط تھا اور صرف ان اشیاء پر لاگو ہوتا تھا جن پر اضافی سینٹرل ایکسائز ڈیوٹی عائد کی گئی تھی اور ادا کی گئی تھی۔ چونکہ ہاتھ سے بنائی گئی بیڑی پر ایسی کوئی ڈیوٹی عائد نہیں کی گئی تھی اور نہ ہی کوئی ادا کیا گیا تھا، لہذا استثنیٰ کی شرط پوری نہیں ہوئی۔ لہذا سلیز ٹیکس افسر نے نوٹیفیکیشن کی درست تشریح کی تھی اور ان کا حکم درست تھا۔

اصل دائرہ اختیار: درخواست نمبر 195 آف 1959۔

بنیادی حقوق کے نفاذ کے لئے آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت عرضی۔

کے ساتھ

1961 کی سول اپیل نمبر 99۔

الہ آباد ہائی کورٹ کے 14 مئی 1959 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے 1959 کی سول متفرق رٹ نمبر 1:84 میں اپیل کی گئی۔

جی سی ماتھر، درخواست گزاروں کے لئے (درخواست نمبر 195/59 میں)۔

ایم سی سیٹواڑ، اٹارنی جنرل آف انڈیا اور جی سی ماتھر اپیل کنندگان کے لئے (سی اے نمبر

99/61 میں)۔

عرضی اور اپیل دونوں میں جواب دہندگان کی طرف سے ایڈیشنل سالیٹر جنرل آف انڈیا ایس این سانیاں اور سی پی لال شامل ہیں۔

10 اپریل 1962ء مندرجہ ذیل فیصلے سنائے گئے۔

جسٹس پور: یہ فیصلہ یو پی سیلز ٹیکس ایکٹ (1) آرٹیکل 32 کے تحت ایک عرضی اور (2) آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت کی گئی کارروائی میں الہ آباد ہائی کورٹ کے فیصلے اور حکم کے خلاف اپیل سے پیدا ہونے والے دو معاملوں کو نمٹائے گا۔

ان دونوں معاملات میں ایک سوال جو پیدا ہوتا ہے وہ وہی ہے جو 1959 کے ڈبلیو پی نمبر 79 میں اٹھایا گیا ہے اور اس کا فیصلہ کیا گیا ہے جس میں آج فیصلہ سنایا گیا ہے۔

ان دو معاملوں کو جنم دینے والے حقائق یہ ہیں: درخواست گزار فرم ایک پارٹنرشپ فرم ہے جو ڈبے بیچنے کا کاروبار کرتی ہے اور اگرچہ اس کا بنیادی دفتر ناڈیاڈ (مبئی ریاست) میں ہے لیکن اس کا ایک برانچ آفس اتر پردیش کے آگرہ میں ہے جہاں اس کے ذریعہ تیار کردہ بیڑی لائی جاتی ہے اور فروخت کی جاتی ہے۔ کپنی کو یو پی سیلز ٹیکس ایکٹ (1948 کا ایکٹ 15) کی دفعہ 8 کے تحت ڈیلر کے طور پر رجسٹر کیا گیا تھا جس کے بعد اسے 'ایکٹ' کہا جاتا ہے جس کے تحت 14 دسمبر 1957 کے نوٹیفکیشن کے ذریعے کچھ اشیاء پر سیلز ٹیکس سے استثنیٰ دینے کا نوٹیفکیشن جاری کیا گیا تھا، جسے اس فیصلے میں دوسری جگہ پر مقرر کیا گیا ہے۔ 27 فروری 1959 کو آگرہ کے سیلز ٹیکس آفیسر نے یکم اپریل 1968 سے 30 جون 1968 تک کی سہ ماہی کے لئے سیلز ٹیکس کی تشخیص کا عبوری حکم جاری کیا۔ اس طرح کا تخمینہ 62,500 روپے لگایا گیا تھا۔ یہ الزام ہے کہ درخواست گزار فرم کو کوئی نوٹس نہیں دیا گیا تھا۔ مطالبہ کا نوٹس اسی تاریخ کو جاری کیا گیا تھا۔ تشخیص کے اس حکم کے خلاف جج (اپیلز) کے پاس اپیل کی گئی اور کمشنر آف سیلز ٹیکس کو ٹیکس کی وصولی روکنے کے لئے درخواست دی گئی۔ کمشنر نے 28 اپریل 1959 کو ہدایت دی کہ اگر درخواست گزار کی جانب سے تخمینہ کردہ رقم کا آدھا حصہ 30 اپریل 1959 تک جمع کرایا جاتا ہے تو بقیہ رقم کی ادائیگی حتمی تشخیص تک روک دی جائے گی۔ 30 اپریل 1959 کو درخواست گزار فرم نے تخمینہ شدہ ٹیکس کا آدھا یعنی 31,250 روپے جمع کرایا۔

28 اپریل 1959 کو درخواست گزار فرم نے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت ہائی کورٹ سے رجوع کیا جس میں اسمنٹ آرڈر کو کالعدم قرار دیتے ہوئے سرٹیفکیٹ کی رٹ اور مطالبہ کا دوسرا نوٹس اور ٹیکس دینے والے حکام کو ٹیکس کی وصولی سے بچنے کی ہدایت کی گئی۔ اس عرضی کو ہائی کورٹ نے 14 مئی 1959 کے ایک حکم کے ذریعے خارج کر دیا تھا۔ آئین کے آرٹیکل 133(1)(سی) کے تحت سرٹیفکیٹ کے لئے درخواست ہائی کورٹ نے 23 اکتوبر 1959 کو خارج کر دی تھی اور آرٹیکل 226 کے تحت درخواست خارج کرنے کے حکم کے خلاف اس عدالت نے 18 دسمبر 1959 کو خصوصی اجازت دی تھی۔ درخواست گزار فرم کی جانب سے 16 دسمبر 1959 کو آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت ایک پٹیشن بھی دائر کی گئی تھی اور اس پر قاعدہ جاری کیا گیا تھا اور اس طرح آرٹیکل 226 کے تحت کارروائی میں دیے گئے ہائی کورٹ کے حکم کے خلاف اپیل اور آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت درخواست اس عدالت میں لائی گئی ہے۔

29 ستمبر 1959 کو سیز ٹیکس آفیسر نے ایک اور نوٹس جاری کیا جس میں درخواست گزار فرم کو 13 دسمبر 1957 سے 31 مارچ 1958 تک کی مدت کے لیے گوشوارے جمع کرانے کو کہا گیا۔ اکتوبر 1959 کو دفعہ 15(1)(اے) کے تحت ایک اور نوٹس جاری کیا گیا کہ کیوں نہ جرمانہ عائد کیا جائے۔ یہ معاملہ ہائی کورٹ کے سامنے نہیں تھا کیونکہ اس عدالت میں پٹیشن پہلے بھی دائر کی گئی تھی لیکن اسے آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت پٹیشن میں بھی چیلنج کیا گیا ہے۔ 1959 کے ڈیلیوپی نمبر 79 میں دی گئی وجوہات کی بنا پر آرٹیکل 32 کے تحت یہ درخواست خارج کر دی جاتی ہے۔

درخواست گزار فرم نے جج (اپیل) کے سامنے جو اپیل دائر کی تھی اسے خارج کر دیا گیا تھا اور اس حکم کے خلاف کی گئی نظر ثانی کو بھی مسترد کر دیا گیا تھا لیکن ان احکامات کو اب تک کسی کارروائی میں چیلنج نہیں کیا گیا ہے۔

اپیل میں درخواست گزار فرم کی دلیل یہ تھی کہ سیز ٹیکس افسر کا اضافی سینٹرل ایکسائز ڈیوٹی کو محدود کرنے کا حکم غلط تھا۔ اس مرحلے پر استثنیٰ کی تاریخ کا سراغ لگانا اس کے برعکس ہوگا جس کا دعویٰ اپیل کنندہ فرم نے کیا ہے۔ بڑے پیمانے پر کچھ اشیاء کی بین ریاستی فروخت کے سلسلے میں پیش آنے والی دشواری کی وجہ

سے مرکزی حکومت نے ریاستی حکومتوں کی رضامندی سے ان پر لگائے گئے سیلز ٹیکس پر اضافی سینٹرل ایکسائز ڈیوٹی عائد کر دی، اور ان اشیاء پر بڑھے ہوئے سینٹرل ایکسائز ڈیوٹی کے نفاذ سے جمع ہونے والی رقم کو مرکزی حکومت کے ذریعہ متعلقہ ریاستی حکومتوں اور ان (ریاستی حکومتوں) کو تقسیم کیا جانا تھا۔ ان اشیاء کو ہیلز ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دینے پر اتفاق کیا۔ اس انتظام کے نتیجے میں ایکسائز کی اضافی ڈیوٹی (خصوصی اہمیت کی اشیاء) ایکٹ (ایکٹ 58 آف 1957) پارلیمنٹ کے ذریعہ منظور کیا گیا تھا۔ اس فیصلے میں اسے '1957 کا سینٹرل ایکٹ 58' کہا جائے گا۔ اس ایکٹ کے ذریعہ تمباکو پر اضافی سینٹرل ایکسائز ڈیوٹی عائد کی گئی تھی لیکن ڈبلوں پر ایسی کوئی ڈیوٹی عائد نہیں کی گئی تھی۔ یہاں تک کہ سینٹرل ایکسائز اینڈ سالٹ ایکٹ (ایکٹ 1 آف 1944) کے تحت، جسے بعد میں '1944 کا سینٹرل ایکٹ 1' کہا جاتا ہے، ہاتھ سے بنے ڈبلوں پر کوئی سینٹرل ایکسائز ڈیوٹی عائد نہیں کی گئی تھی، حالانکہ مشین سے بنی بیڑی پر ایکسائز ڈیوٹی عائد کی گئی تھی لیکن اس ڈیوٹی کو عائد کرنے کا مقصد ہاتھ سے بنی بیڑی صنعت کی حفاظت کرنا تھا۔ کچھ اشیاء کے سیلز ٹیکس سے استثنیٰ کے لئے مذکورہ بالا انتظامات کی پیروی کرتے ہوئے یوپی حکومت نے نوٹیفکیشن نمبر 2 جاری کیا۔ ایکٹ کی دفعہ 4(1)(بی) کے تحت 14 دسمبر 1957 کو ایس ٹی-4485 ایکس کا حوالہ دیا جائے گا۔ سیلز ٹیکس کی ذمہ داری ایکٹ کے دفعہ 3(1) کے تحت پیدا ہوتی ہے جس میں کہا گیا ہے:

دفعہ 3(1) "اس ایکٹ کی دفعات کے تابع، ہر ڈیلر، ہر تھمبندہ سال کے لئے، اس سال کے اپنے کاروبار پر (دونے پیسے فی روپیہ) کی شرح سے ٹیکس ادا کرے گا، جس کا تعین اس طرح کیا جائے گا جو مقرر کیا جائے گا۔"

اور سیلز ٹیکس سے استثنیٰ کا اہتمام دفعہ 4(1)(اے) اور (بی) میں کیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے:

دفعہ 4(1) "اس پر کوئی ٹیکس ادا نہیں کیا جائے گا۔"

(الف) یوپی سیلز آف موٹر اسپرٹ (ٹیکسیشن) ایکٹ، 1939 میں بیان کردہ پانی، دودھ، نمک، نیوز پیپرز اور موٹر اسپرٹ کی فروخت اور کسی بھی دیگر سامان کی فروخت جس سے ریاستی حکومت سرکاری گزٹ میں مستثنیٰ ہو سکتی ہے:

(ب) آل انڈیا اسپنرز ایسوسی ایشن یا گاندھی آئٹم میرٹھ، اور ان کی شاخوں یا ایسے دیگر افراد، یا ایسے افراد کے طبقے کے ذریعہ کسی بھی سامان کی فروخت، جسے ریاستی حکومت وقتاً فوقتاً ایسی شرائط اور اس طرح کی فیس کی ادائیگی پر استثنیٰ دے سکتی ہے، اگر وہ سالانہ (آٹھ ہزار روپے) سے زیادہ نہ ہو، جیسا کہ سرکاری گزٹ میں نوٹیفیکیشن کے ذریعہ بیان کیا گیا ہے۔

یوپی حکومت نے 14 دسمبر 1957 کو ایکٹ کی دفعہ 4(1)(بی) کے تحت درج ذیل نوٹیفیکیشن جاری کیا:

”نہیں۔ ایس ٹی-4485/ایکس تاریخ لکھنؤ 14 دسمبر 1957 (یوپی گزٹ میں 14 دسمبر 1957 کو شائع ہوا)۔“

جدوی ترمیم میں۔ نوٹیفیکیشن نمبر ایس ٹی 905/ایکس تاریخ 31 مارچ 1956 اور ایس ٹی 418/ایکس 902(9)۔ 52 تاریخ 31 جنوری 1957 اور یوپی سیلز ٹیکس ایکٹ 1948 (یوپی ایکٹ نمبر 1948) کی دفعہ 4 کی ذیلی دفعہ (1) کی شق (بی) کے تحت تفویض اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے آج تک ترمیم شدہ ہے۔ 1957ء میں ڈیلرز کی جانب سے مندرجہ ذیل قسم کے سامان کے حوالے سے یہ شرط کھی گئی تھی کہ 13 دسمبر 1957ء کو کاروبار بند ہونے کے بعد عائد کی جانے والی اضافی سینٹرل ایکسائز ڈیوٹیز ایسی اشیاء پر ادا کی گئی ہیں اور ڈیلرز اس بات کا ثبوت پیش کریں کہ ایسی ڈیوٹیز ادا کی گئی ہیں۔

..... (1)

..... (2)

(3) سگار، سگریٹ، بیڑی اور تمباکو کو یعنی تمباکو کی کوئی بھی شکل، چاہے وہ شفا یاب ہو یا ٹھیک نہ ہو اور تیار ہو یا نہ ہو اور اس میں تمباکو کے پودے کے پتے، دانت اور تنے شامل ہوں لیکن اس میں تمباکو کے پودے کا کوئی حصہ شامل نہیں ہے جبکہ وہ زمین سے جڑا ہوا ہے۔  
یہ نوٹیفکیشن ہے، جو درخواست گزار کی جانب سے پیش کیا گیا ہے، اس کا غلط مطلب نکالا گیا ہے اور اس کا غلط اطلاق کیا گیا ہے اور اس کے نتیجے میں درخواست گزار کے آئین کے آرٹیکل 19(1)(جی) کے حق کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔

یہ دلیل دی گئی تھی کہ 1957 کے مرکزی ایکٹ 58 کے تحت اضافی مرکزی تمباکو پرائیکسٹریوٹی ادا کی گئی تھی جیسا کہ 1944 کے مرکزی ایکٹ 1 میں بیان کیا گیا تھا۔ 1944 کے مرکزی ایکٹ 1 کے پہلے شیڈول میں جو تھے آئٹم میں تمباکو کی تعریف اس طرح کی گئی ہے:

’تمباکو‘ سے مراد تمباکو کی کسی بھی شکل سے ہے، چاہے وہ شفا یاب ہو یا غیر علاج شدہ اور تیار ہو یا نہ ہو، اور اس میں تمباکو کے پودے کے پتے، دانت اور تنے شامل ہیں، لیکن اس میں تمباکو کے پودے کا کوئی حصہ شامل نہیں ہے جبکہ وہ زمین سے جڑا ہوا ہے۔

نوٹیفکیشن میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ یہ ایکٹ کی دفعہ 4(1)(بی) کے تحت بنایا گیا ہے اور اس لئے استثنیٰ مشروط تھا اور مناسب طریقے سے پڑھا گیا تھا کہ اس کا اطلاق صرف ان اشیاء پر ہوتا ہے جن پر اضافی سینٹرل ایکسائز ڈیوٹی عائد کی گئی تھی اور ادا کی گئی تھی۔ ہاتھ سے بنائی گئی بیڑی پر ایسی کوئی ڈیوٹی عائد نہیں کی گئی تھی اور نہ ہی اسے ادا کیا گیا تھا۔ لہذا استثنیٰ کی شرط کو پورا نہیں کہا جاسکتا اور درخواست گزاروں کی فروخت نوٹیفکیشن کے تحت دی گئی استثنیٰ کے دائرے میں نہیں آتی۔ لہذا ہماری رائے میں سیلز ٹیکس آفیسر نے نوٹیفکیشن کی درست تشریح کی اور یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ ان کا تعین کسی بھی طرح سے غلط تھا۔ اس بنیاد پر بھی پٹیشن کو ناکام ہونا چاہیے۔

لہذا الہ آباد ہائی کورٹ کے حکم کے خلاف اپیل خارج کر دی جاتی ہے لیکن فریقین اپنے اخراجات خود برداشت کریں گے۔

جسٹس سباراؤ: یہ ایک عام معاملہ ہے کہ اپیل اور رٹ پٹیشن 1959 کی رٹ پٹیشن نمبر 79 میں ہمارے فیصلے کے مطابق چلیں گی۔ اس میں بیان کردہ وجوہات کی بناء پر رٹ پٹیشن اور اپیل کو اخراجات کے ساتھ منظور کیا جاتا ہے۔

اکثریت کے فیصلے کے مطابق 1961 کی سول اپیل نمبر 99 اور 1959 کی رٹ پٹیشن نمبر 195 کو خارج کر دیا جاتا ہے لیکن فریقین کو اپنے اخراجات خود برداشت کرنے کے لیے چھوڑ دیا جاتا ہے۔